رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دا

فاروق

ایڈیٹر پروپرائیٹر یعقوب قاسم

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ - مورخہ ۵ - ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔ حضور نے اس ہفتہ ۲۷ اگست بعد از نماز عصر ایک تقریر فرمائی۔ جسمیں مرکزی جماعت کو اس کے فرائض اور اتحاد عمل اور ذرائع ترقی و استحکام کی طرف متوجہ کیا۔ اور مناسب ہدایات دیں۔

۳۰۔ اگست کے خطبہ جمعہ میں استقامت اور دوام علی العمل کی تاکید کی۔ اور فرمایا کہ یکساں جوش کے ساتھ کام کرتے جاؤ۔ اور اس روز شام کے بعد ایک صحبت میں اپنا یہ ارادہ بھی ظاہر فرمایا کہ آپ ایک تالیف کرنے والے ہیں۔ ۲۔ مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر نے چھ ماہ رخصت لی ہے۔ ان کی بجائے چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے کام کرینگے۔ اور سکرٹری صدر انجمن کا کام مولانا محمد سرور شاہ صاحب

ایک وبا پڑیگی

(الہام ۱۰ نومبر)

حضرت اقدس کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے،

سول اینڈ ملٹری گزٹ صوبہ پنجاب کا مشہور و معروف اخبار راوی ہے کہ اس لڑائی میں ایک خاص قسم کی بیماری فوج میں پھیل ہوئی ہے۔ جسکو ضدتی بخار یا پولینڈ کا بخار وغیرہ ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جو تمام یورپی محاذات میں رونما ہے۔ اکثر خیال کیا گیا ہے۔ کہ یہ بالکل نئی قسم کا مرض ہے۔ مگر اغلب ہے۔ کہ یہ پسینہ لانے والی بیماری ہے۔ جو پندرھویں اور سولھویں صدیوں میں یورپ میں وبا کے طور پر پھیلی ہوئی تھی۔ اور جو کچھ برسوں کا عرصہ گذرا ہے کہ شمال مغربی فرانس میں ملکی صورت میں نمودار ہو چکی ہے یہ مرض سخت قسم کے انفلوئنزا سے مشابہت رکھتی ہے۔ سر درد ہوتا ہے۔ حرارت بڑھ جاتی ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ عام اعصاب میں درد ہوتی ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے اور ٹانگوں میں سخت قسم کا درد ہوتا ہے۔ یہ بیماری ناگہاں طاری ہو جاتی ہے۔ مرض کی دو قسمیں بتائی جاتی ہیں۔ ایک قسم کی بیماری تو صرف چند دنوں تک رہتی ہے اسی سبب سے اہل جرمن اسکو ۵ دن کا بخار کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی بیماری ۴ سے ۶ ہفتوں تک رہتی ہے۔ یہ بیماری پہلے تو سرعت کے ساتھ شروع ہوتی ہے مگر دوسرے تیسرے ہفتے کے بعد اس کا زور جاتا رہتا ہے۔ کوئی مجرب اور کامل علاج تا حال دریافت نہیں ہوا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ برطانیہ کے لئے

دعائیہ جلسہ

مندرجہ ذیل نظم یوم الدعا کے جلسہ میں ہمارے احمدی بھائی میاں منظور احمد صاحب ملازم ہسپتال ساہیوال ضلع شاہ پور نے پڑھی ؂

عرض کرتا ہوں کچھ اے مجمع ارباب ہنر
آپ آئے یہاں کیوں آج اکٹھے ہو کر
آؤ بتلاؤں کہ بلوایا گیا آپ کو کیوں
اسلئے تاکہ دعائیں ہوں بے فتح و ظفر
گو کہ شاعر ہوں پہ مقصود نہیں یہ ہرگز
تاکہ دکھلاؤں تمہیں طبع رسا کے جوہر
ہاں یہ اوس جوش محبت کا نتیجہ سمجھیں
اپنے مخدوم سے خادم کو جو ہووے اکثر
یہ حقیقت ہے نہیں صرف زبانی دعوے
میں اٹھاتا ہوں حلف کیجئے اس کو باور
مدعا جو ہے میرا غور سے اس کو سن لیں
آپ جائیں نہیں اس نظم کی رنگینی پر
آج سے تیرہ برس پہلے میرے مہدی نے
آپ لوگوں کو جو اس جنگ کی دیدی تھی خبر
اور فرمایا اسے اپنی سچائی کی دلیل
آج بتلاؤ رہی کیا نہ وہ پوری ہو کر
چار سالوں سے ادھر دیکھ رہی ہیں سارے
جسکو دنیا کبھی بھولیگی نہیں تا محشر
وقت ہے دل میں ذرا سوچنے والے سوچیں
کیا یہ باتیں یونہی کر سکتا ہے ہر بندہ بشر
اور بھی باتیں ہزاروں ہیں ہوئیں جو پوری
نام کس کس کا لوں آگاہ تو ہے دنیا بھر
پھر خدا جانے یہ کیا ہے کہ زمانہ دشمن
اُف رہی احسان فراموشئ ارباب ہنر
سنکڑوں دیکھ لئے جسکی صداقت کے نشان
پھر بھی افسوس نہیں مانتے کینہ پرور

دیکھ او طبع رسا وقت دعا ہے اب تو
اپنے آپے سے ہوئی جاتی ہے تو کیوں باہر
آؤ اب مانگیں دعا شاہ معظم کے لئے
وہ خداوند جزائر شہ والا گوہر
شاہ انگلینڈ عمل آئے سر مقبوضات
جسکے قبضے میں ہے ہر چار طرف بحر و بر
جسکے دوران عمل میں نہیں چھپتا سورج
جسکے اقبال کا منظر ہے عدیم المنظر
جسکی طاقت کو پہنچتی نہیں کوئی طاقت
جسکی ہمت نے بنا دی ہے دل جرمن پر
دیکھنا مٹ ہی تو جائیگا نشان جرمن
فتح ہوگی میرے آقا کی بحکم داور
ہے دعا بس یہی منظور کی میرے آقا
تیری امداد کرے میرا خدائے اکبر
ساری دنیا قلم حق ..... کے تلے آجائے
ہر جگہ سکہ رواں اس کا رہے تا محشر
کیوں نہ ہر شخص کے منہ سے یہ دعائیں نکلیں
اک تو ہر فرد رعایا کا ہے فرض اکبر
دوسرا ہیں تیرے ہر قوم پہ لطف و احسان
کھائے ہر مذہب و ملت تیری بخشش کے ثمر
ہر طرح تیری حکومت میں ملی آزادی
کوئی تیرا نہ ہوا اور نہ ہوگا ہمسر
اک نظر سے ہے ہر اک فرد کو دیکھا جاتا
ہندو و مسلم و سکھ ہو کہ کوئی ہو دیگر
تو تو ہر صفت سے موصوف ہے شاہ ذی جاہ
منبع جود و سخا - کان وفا - دانشور
آج ہوتے تو غلامی میں تیری آجاتے
کاخ کیخسرو و دارا و فریدوں یکسر
کیوں نہ مدحت کے ترانے تیری ہر اک گائے
تیرا احسان وہ ہر اک پہ کہ دشمن ششدر
تیرے انصاف نے تسخیر کیا ہر دل کو
جو مرے دل میں ہے وہی ہے زباں کے اوپر
ہاں کہ اس بات پہ میری ہے زمانہ شاہد
احمدی خشک خوشامد نہیں کرتے اکثر
میری تو دل سے دعا ہے کہ بحکم مولا
پانچواں سال یہ آیا ہو بشارت لیکر
فتح و نصرت جہاں جائے ترا لشکر لے آئے
تو سلامت تیری دشمن کے جگر میں نشتر
ہائے افسوس کہ اب وقت بہت تھوڑا ہے
ورنہ تھی اپنی طبیعت تو ابھی زوروں پر
کوئی لحظہ تو ابھی دور میں ساغر رہتا
آج قسمت سے جو بیٹھے تھے یہاں سب ملکر
پھر نہ یہ موقعہ نہ آپ ہونگے نہ بندہ ہوگا
کون اس طرح سنائیگا قصیدہ فر فر
میرے افسر کی عنایت سے یہ فرمائش تھی
رکھ دیئے آپ کے آگے یہ پرو کر گوہر
ہاں دعا کرتے رہیں آپ وہ موقعہ آئے
جلد میں فتح کا مژدہ بھی سناؤں آکر
دیکھنا پھر مرا اسوقت خوشی کا عالم
کیسے بے مثل دکھاتی ہے طبیعت جوہر
ہاں ابھی خامۂ منظور خموشی بہتر
راکھ ہو جائے نہ حاسد بھی کہیں جل بھن کر
کرلے اک اب دم رخصت بھی دعا مولا سے
قیصر ہند کو اس جنگ میں ہو جلد ظفر
اسنجدا فتح کے دن جلد دکھا دی ہم کو
شاد ہو جائے رعایا و رعایا پرور

اخبار مشیر دکن لکھتا ہے کہ مولوی عبدالحلیم شرر جو ترجمہ کے کام کے لئے حیدرآباد بلائے گئے تھے۔ ان کو اپنے وطن کو واپس جانے کا حکمدے دیا ہے وجہ نامعلوم۔ ظفر علیخان کو بھی واپس جانے کا حکم ملا ہے۔ اور وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی میں پونڈ پینے شروع ہو گئے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۵ ستمبر ۱۹۱۸ء

مذہب کا تعلق انسانی زندگی سے کیا اسلام انسانی زندگی میں اعلیٰ تبدیلی نہیں کرتا؟ ضرور کرتا ہے

ہندؤں میں ایک فرقہ ہے۔ جسکے بانی پنڈت ستیانند اگنی ہوتری جی ہیں۔ جواب "دیو گورد بھگوان" کہلاتے ہیں۔ اس فرقہ کے لوگ خدائے تعالیٰ کے منکر ہیں۔ اور اپنا پوجنیہ "دیو گورد بھگوان" کو سمجھتے ہیں۔ ان کا ایک آرگن ہے۔ جیون تت لاہور سے نکلتا ہے۔ اس میں پنڈت کانشی نارائن اگنی ہوتری جی نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جسکے مندرجہ ذیل فقرات پر میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں :-

"میں نے مختلف ہادیان دین کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ مگر مجھے ایک بھی ایسا ہادی معلوم نہیں کہ جس نے دھرم کا تعلق انسانی وجود کے ساتھ یا انسانی زندگی کے ساتھ بتایا ہو x x x x مذہب اسلام کا مطالعہ کرو۔ اس میں بھی تمہیں اس قسم کے کلام دکھائی دینگے کہ اتنی بار نماز پڑھو۔ اور روزے رکھو۔ میرے نام کی زکوٰۃ دو۔ میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ تمہیں نجات مل جائے گی

x x x تمہیں ایک بھی مذہب ایسا دکھائی نہ دیگا۔ کہ جو یہ تعلیم دیتا ہو۔ کہ مذہب یا دھرم کا تعلق انسانی زندگی میں اعلیٰ تبدیلی سے ہے۔ اور اسلئے تمہاری زندگی میں سچے دھرم کی موجودگی کا ثبوت ملنا چاہیئے" (جیون تت - ۱۵ اگست ۱۹۱۸ء)

میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ پنڈت کانشی نارائن صاحب نے اسلام کی کتاب قرآن مجید کا یا تو مطالعہ ہی نہیں کیا۔ یا مطالعہ کیا ہے۔ تو اس نیت سے نہیں کیا۔ کہ حقیقت حال سے آگاہی ہو۔ ورنہ ان پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ کہ اسلام کا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ انسانی زندگی میں اعلیٰ سے اعلیٰ تبدیلی پیدا کرے۔ اور اس کے پیرو اپنی اپنی زندگیوں میں سچے مذہب کی موجودگی کا ثبوت دیں۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود (الفتح ع ۱۲ ۲۶)

محمد رسول اللہ ہیں۔ اور آپ کا ساتھ دینے والوں (پیروں) کا یہ حال ہے کہ وہ صداقت کے منکروں کی برائیوں سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔ بلکہ صداقت پر مضبوط رہنے والے آپس میں ایک دوسرے کی سنگت رکھتے ہوئے نیک اخلاق و پاکیزہ زندگی کے اطوار جذب کرنے والے ہیں۔ تو ان کو دیکھیگا کہ وہ شیوہ فرمانبرداری رکھنے والے ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رضامندی کی راہیں طلب کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پاک زندگی اور اعلیٰ تبدیلی کا اثر ان کے بشروں سے عیاں ہے۔ پس جب اسلام کے پیروں کا نشان ہی یہ ہے کہ وہ نہایت پاکیزہ اخلاق و اعمال رکھتے ہوں۔ تو پھر یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام میں مذہب کا تعلق انسانی زندگی میں اعلیٰ تبدیلی سے نہیں۔ ہمارے نزدیک تو رسول اللہ کی صداقت کا نشان ہی یہی ہے کہ آپ نے جس ملک میں جس قوم میں صداقت کا جھنڈا بلند کیا۔ انہیں وحشی سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنا دیا۔ تاریخ عالم اسپر گواہ ہے۔ کہ وہ جو ہر ایک بدی اور گھنونے کام میں مبتلا تھے۔ اور نہایت ناپاک زندگی بسر کرتے تھے۔ ہر نیکی اور نیک کام کے بجالانے والے ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنی اپنی زندگیوں میں ایسی اعلےٰ تبدیلی دکھائی۔ کہ جسے دنیا ہے۔ میں صحیح کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان تبدیلی کی کوئی نظیر نہیں دکھائی جا سکتی۔ خدا اور رسول پر ایمان اور نماز روزہ کے احکام پر آپ کو اعتراض ہے۔ اور اس کا تعلق آپ انسانی زندگی کی بہبودی سے نہیں سمجھتے۔ میرے نزدیک یہی تو وہ غلط فہمی ہے۔ جسکی وجہ سے آپ کو یہ کہنے کا حوصلہ ہوا کہ سوائے ہمارے دھرم کے اور کسی نے مذہب کا تعلق انسانی زندگی سے نہیں بتایا۔ کیونکہ اللہ۔ ملائکہ۔ کتب۔ رسل۔ قدر خیر و شر۔ الیوم الآخر۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر یہی وہ سات اصول ہیں۔ جن کو تسلیم کر کے انسان اپنی زندگی میں اعلیٰ اور پائیدار و مستقل تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ ہر نیکی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جب تک اس قدوس کی ہستی۔ اسکے رب العالمین۔ الرحمن۔ الرحیم مالک یوم الدین ہونے پر ایمان نہیں ہو گا۔ انسان کبھی کوئی حقیقی نیک کام کر ہی نہیں سکتا۔ اسجگہ تشریح کا موقعہ نہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ کم از کم اسلام کی فلاسفی یعنے وہ لکچر جو سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود نے جلسہ مذاہب اعظم میں سنایا۔ پڑھیں تا آپ کو معلوم ہو کہ نیکی۔ نیکی ہی نہیں۔ جب تک اسپر الٰہی مہر نہ ہو۔ کیونکہ جب ہزارہا سال میں انسان اپنے منافع و مضار کا احاطہ نہیں کر سکا۔ اور بار بار اپنی ناتجربہ کاری و کمئی علم سے ٹھوکریں کھاتا ہے۔ تو یہ امر کیونکر اسپر کھل سکتا ہے۔ کہ یہ جو کام میں کرنے لگا ہوں وہ میرے لئے مفید ہے یا مضر۔ مثلاً ایک سے زیادہ بیوی کرنے کا مسئلہ ہے۔ آپ اسے یورپ کے بعض لوگوں کی تقلید میں برا سمجھتے ہیں۔ لیکن واقعات اب بتا رہے ہیں کہ خاص حالات کے ماتحت ایک سے زیادہ بیوی کی اجازت نہایت حکمت پر مبنی تھی اسی طرح پر ہزاروں اسلامی مسئلے ہیں۔ جنمیں ابتدا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برا اور مکروہ سمجھا گیا۔ لیکن آخر زمانے نے لوگوں کو مجبور کیا۔ کہ وہ انہیں اچھا سمجھیں۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ مظلوم کی حمایت میں تلوار اٹھانے کو ایک درندگی کا فعل سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کا نام جہاد رکھ کر اسلام کو متہم کیا جاتا۔ لیکن اب مہذب قوموں کا بہت بڑا حصہ عملی طور سے ثابت کر رہا ہے۔ کہ حقیقی امن و امان کے قیام کے لئے جنگ بھی ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اور اسکے بدون چارہ نہیں۔ اسلام نے بھی اپنی جنگوں کی غرض یہی بتائی۔ کہ حتیٰ لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ (بدامنی نہ رہے۔ اور دین اللہ کے لئے ہو جائے یعنی ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہبی خیالات پر آزادی سے چل سکے) اسی طرح طلاق کا مسئلہ ہے۔ گو شت خوری ہے کہ اقوام عالم کو آخر ان کی صداقت اور خوبی تسلیم کرنی پڑی اور پڑے گی۔ پس جو حقیقی نیکی پر عامل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ خدا پر ایمان لائے۔ تاکہ اسکے ہر وقت حاضر و ناظر ہونے کا اعتقاد اسے برائیوں سے بچائے اور ان بدیوں کو مضر اور نیکیوں کو مفید سمجھے۔ جو حقیقت میں ایسی ہیں نہ کہ اپنے کمزور خیالات کی بنا پر۔ جنہیں زمانے کا زبردست ہاتھ آئے دن تبدیلی پیدا کرتا رہتا ہے۔ ملائکہ کے ایمان کی فلاسفی بھی یہی ہے۔ کہ وہ نیک تحریک جو انسان کے اندر سے یکدم پیدا ہوتی ہے اس پر فوراً عامل ہو۔ اور خدا کی رضامندی دنیا پر ظاہر ہونے کے وسائط جو ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائے وہ لوگ جن کے ذریعے یہ اعلیٰ تبدیلی کے اصول معلوم ہوتے ہیں۔ رسول کہلاتے ہیں۔ اور جو کلام ان پر خالق السموات والارض سے نازل ہوتا ہے۔ کتاب کہلاتا ہے۔ پس ان کا ماننا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک بات کہنے والے کی عظمت اور صداقت کا یقین آپ کو نہ ہو۔ آپ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ رسول پر ایمان کے یہی معنے ہیں۔ مطلق ایمان تو کسی کو نجات نہیں دلا سکتا۔ جب تک اسکے ساتھ عمل نہ ہو۔ اور کتاب بھی کوئی منتر نہیں۔ جس کا روزانہ پاٹھ ہی اصل مقصود حیات ہو۔ بلکہ رسل و کتب پر ایمان سے یہ مطلب ہے۔ کہ انسان ان کی صداقت کا قائل ہو۔ اور اپنی بہتری کے لئے اس ہدایت نامہ کا عامل اسی طرح قدر خیر و شر پر ایمان یہ معنے رکھتا ہے کہ انسان کے دل میں یہ گہرا یقین ہو کہ نیکی کا نتیجہ اچھا اور بدی کا انجام برا ہوتا ہے۔ یہی یقین ہے۔ جو پاکیزہ زندگی کی روح رواں ہے۔ پھر اثبات کا یقین بھی ضروری ہے کہ یہی محدود زندگی نہیں۔ بلکہ روح ابد تک زندہ ہے اور روح بغیر جسم کے نہیں رہتی۔ اس دنیا میں یہ جسد عنصری ہے۔ تو دوسری دنیا میں اعمال کے مطابق نورانی یا غیر نورانی جسم ہوتا ہے۔ وہاں انسان اپنے اعمال کا کھلا کھلا نتیجہ بھگتنے کے لئے جائے گا۔ پس یہ سات اصول جنھیں آپ بیفائدہ سمجھ رہے ہیں۔ یہی تو اعلیٰ تبدیلی پیدا کرنے والے ہیں۔ پھر پانچ ارکان اسلام کی غرض و غایت بھی یہی ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کو سنبھال کر سکے۔ دیکھئے نماز ہے۔ تو اس کا نتیجہ بتایا کہ اقم الصلوٰۃ۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنے نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسند کاموں سے روکتی ہے۔ روزہ ہے تو اس کا فائدہ بھی بتایا کہ لعلکم تتقون۔ تاکہ تم متقی بنجاؤ۔ متقی بننا کیا ہے۔ تمام بری باتوں بری خواہشوں برے کاموں کو تیاگنا اور نیک باتوں نیک جذبات نیک کاموں کو اختیار کرنا۔ پھر زکوٰۃ کا جو فائدہ ہے۔ وہ اسکے مصارف سے ظاہر ہے کہ قوم میں جو مساکین و فقرا ہیں۔ ان کی حاجت روائی کی فنڈ سے ہو۔ پھر حج کے بھی ایسے ہی فوائد بتائے جن کا اثر براہ راست انسانی زندگی پر پڑتا ہے۔ الغرض شریعت اسلام کا جو بھی حکم ہے۔ وہ محض انسانی زندگی میں اعلیٰ تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہے اسکی تفصیل کے لئے تو ایک کتاب چاہیئے یہاں مختصر طور پر لکھا گیا۔ بشرط ضرورت پھر کسی دوسرے رسالے میں اور بھی لکھا جائیگا ۔

(اکمل)

داتوی معاند کی تباہی

اللہ اکبر! خربت خیبر۔ داتو وہ مقام ہے۔ جہاں مرکز سلسلہ احمدیہ اور اس کے برگزیدہ خلیفہ سے ٹھیک ایسا ہی عناد رکھنے والا شخص رہتا ہے۔ جیسا یزید کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے تھا۔ پاکبازوں پر لعنتیں بھیجنے والے بدقسمت انسان کی شامت جو آئی۔ تو یہ بڑا بول بولا۔ کہ چھ سال میں موجودہ خلافت تباہ ہو جائیگی۔ خدا کی غیرت نے اپنا کام کیا۔ اور ابھی چھ ہفتہ بھی گذرنے نہ پائے کہ اس ناحق کوش کی پیاری بیوی فوت ہو گئی۔ اور یوں وہ جو دوسروں کی تباہی کے خواب دیکھتا تھا خود ہی تباہ ہو گیا۔ وہ کسی مقدس کی خانہ ویرانی کا منتظر تھا۔ خدائے مقتدر نے خود اسی کا خانہ ویران کر دیا۔ اور اسے اسقدر رنج پہونچا کہ خدا دشمن سے دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ یہ سزا ایک نیک دل کے لئے کافی تھی۔ مگر اس بدبخت کو دیکھئے۔ جب اسے اسکی غلطی پر متنبہ کیا گیا تاکہ وہ توبہ کرے۔ اور پاکوں کے منہ آنے سے رہ جائے۔ تو وہ اور بھی شوخی و شرارت میں بڑھا۔ اور اس نے اپنے دو بیٹوں کو پیش کیا۔ جسے اسے متنبہ کر دیا گیا۔ کہ دو ناعاقبت اندیش کیوں ابتر ہونا چاہتا ہے۔ اپنی حالت پر رحم کر۔ ایک نے بانی مسیح موعود کی خاطر خویش و اقارب اور اپنے پیارے وطن چھوڑ دینے والوں کو بزیدی کہا۔ اور وہ مقام جو ارض حرم ہے اور جسمیں ہر قسم کی برکت رکھی گئی ہے اسے دمشق سے تشبیہ دی اور موجودہ خلیفہ پر الزام لگایا کہ وہ حکومت جسمانی چاہتا ہے اور اسکے لئے جوڑ توڑ کرتا رہتا ہے۔ تب خدا کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس قادر و توانا نے جو اپنے بندوں کے لئے بہت غیرتمند ہے۔ چھ سال کے اندر ہی اسکے عزیز بیٹے کی جان بھی قبض کر لی۔ اب دیکھئے۔ معاند سلسلہ شوخی و شرارت و ایذا رسانی و سب و لعن سے باز آتا ہے یا الٰہی خدا کی قدرت کا کوئی اور ہاتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ داتہ والو! دیکھو تمہارے لئے نشان ظاہر ہوا۔ افسوس تم پر اگر اب بھی تم حق و باطل میں امتیاز نہ کر سکے ہیں محمد یمین سے کوئی نقار نہیں وہ مسیح موعود میں ہو کہ ہمارا بھائی تھا۔ ہماری خواہش ہے کہ وہ یہ گندہ دہانی اور بدزبانی چھوڑ دے۔ اگر مسئلہ خلافت و نبوت ابھی سمجھ میں نہیں آتا تو وہ طالبان حق کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار سے زیادہ بیویاں جائز نہیں

از جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل بقاپوری

ناکحین کے چار مرتبے

اسلام کا ہر امر ایسا حد اعتدال پر واقع ہوا ہے کہ قوائے انسانی کو ہر امر میں ملحوظ رکھ کر انسان پر اتنا بوجھ رکھتا ہے۔ جتنا کہ وہ اٹھا سکے۔ اور یہ ایسا بدیہی امتیازی نشان اسلام کا ہے۔ جو غیر مذاہب اس سے عاری ہیں مثلاً نکاح کا معاملہ ہی دیکھو۔ کہ اگر بعض مذاہب نے رہبانیت یعنے تجرد کو پسند کر کے حیوانوں کی طرح جنگلوں میں زندگی بسر کرنا عبادت قرار دیا ہے۔ تو دوسری طرف بعض نے اسقدر تعدد ازواج پر زور دیا۔ کہ اسکی کوئی تعداد ہی نہیں رکھی۔ مگر اسلام نے اس امر میں بھی انسانی قویٰ کو ملحوظ رکھ کر چار قسمیں ناکحین کی مقرر کر دیں۔ اور حکم دیا کہ جو مسلم وسعت نکاح رکھتا ہے۔ وہ ان چار قسموں میں سے ایک کو اختیار کر لے۔ اور یہ حکم عین مطابق فطرت انسانی ہے مثلاً ایک قسم کے وہ انسان ہیں۔ کہ جنہیں عدل و انصاف کی طاقت ہی نہیں۔ ان کے لئے تو ایک ہی بیوی کا حکم دیا۔ اور وہ لوگ جنہیں ادنے درجہ کی طاقت ہے۔ ان کے لئے دو کا حکم ہے۔ اور جنہیں اوسط درجہ کی طاقت ہے۔ ان کو تین کی اجازت ہے۔ اور جنہیں یہ طاقت اعلیٰ درجہ پر واقع ہوئی ہے۔ ان کے لئے چار عورتوں تک اجازت فرما دی۔ ہاں چونکہ انبیاء علیہم السلام علاوہ ہر ایک طاقت میں بوجہ اتم درجہ پر واقع ہونے کے ایک معلم اور نمونہ ہوتے ہیں۔ اور عورتوں کے مخصوصہ مسائل بھی عورتوں سے ہی بوجہ احسن حل ہو سکتے ہیں۔ اسواسطے ان کی ذات کو عام لوگوں پر قیاس کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس طرح درجہ اناث باوجود ناقصات العقل ہونے کے حق تلفی کا مورد ہو گا۔ اور اس درجہ کو بوجہ اتم دین نہیں پہنچیگا۔ اسواسطے ان کے لئے کوئی تعداد مقرر نہیں کی گئی۔ بلکہ اپنی دینی ضرورت کے مطابق جتنی ضروری سمجھیں۔ نکاح میں لا سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرات داؤد و سلیمان علیہما السلام وغیرہ کی بیویاں اپنے اپنے وقت کے لوگوں سے زیادہ تھیں ٭

الغرض اسبارہ میں عام مومنین کے لئے جو حکم شریعت مصطفویہ میں چار تک کا آیا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

آیت نکاح

قولہ تعالیٰ۔ فان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و رباع فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ النساء رکوع ۱

ترجمہ۔ اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہے کہ ہم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکینگے۔ تو پھر جو اور عورتوں میں سے تمہیں پسند آئیں۔ ان سے نکاح کر لو۔ دو۔ دو۔ تین تین چار چار۔ پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ ہم زیادہ بیویوں میں انصاف نہ کر سکیں گے۔ تو پھر ایک ہی پر بس کرو ٭

تفسیر بیضاوی نے کیا معنے کئے

اس آیت کی تشریح کے لئے ہم ذیل میں تفسیر بیضاوی کی عبارت نقل کرتے ہیں:- مثنیٰ و ثلاث و رباع معدولۃ عن اعداد مکررۃ ثنتین ثنتین و ثلث ثلث و اربع اربع و معناھا الاذن لکل ناکح یرید الجمع ان ینکح ما شاء من العدد المذکور متفقین فیہ مختلفین و لو افردت کان المعنیٰ تجویز الجمع بین ھذہ الاعداد دون التوزیع و لو ذکرت باو لذھب تجویز الاختلاف فی العدد (بیضاوی)

ترجمہ۔ لفظ مثنیٰ اور ثلاث و رباع اعداد مکررہ سے جو ثنتین ثنتین و ثلث ثلث اور اربع اربع بدلکر مثنیٰ و ثلاث و رباع بنا لیا گیا ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کر لو۔ اور ہر ایک ناکح کے لئے جو تعدد ازواج کا خواہاں ہو۔ اجازت ہے۔ کہ ان تین قسموں میں سے جو تعداد اپنے لئے مناسب حال سمجھے۔ نکاح میں جمع کر لے۔ خواہ سارے مسلمان متفق ہو کر ایک ہی تعداد پر اتفاق کریں۔ یا مختلف طور پر کوئی دو بیویاں کرے کوئی تین کوئی چار یعنے اس طرح ان کا آپس میں اختلاف فی العدد بھی جائز ہے اور اگر مثنیٰ و ثلاث و رباع جو تکرار لفظی پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ نہ لاتے۔ بلکہ لفظ ثنتین اور ثلاثہ و اربعہ بیان کرتے۔ تو اسوقت یہ شبہ بھی ہو سکتا تھا کہ شاید اس کا یہ مطلب ہو کہ ہر مسلم نو بیویاں ہی کرے۔ تو پھر ناکحین کی تین قسموں کا مفہوم یقینی نہ رہتا ٭

ابن جریر کی تفسیر الحدیث

ابن جریر اس آیت کی اسناداً یوں تفسیر لکھتا ہے:-

عن عکرمۃ فی قولہ تعالیٰ وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و رباع قال کان الرجل یتزوج الاربع والخمس والستۃ والعشر فیقول الرجل ما یمنعنی ان اتزوج کما تزوج فلان فیاخذ مال یتیمہ فیتزوج بہ فنھوا ان یتزوجوا فوق الاربع و عن السدی فی ھذہ الآیۃ فانکحوا واحدا الی الاربع و عن قتادۃ کان الرجل فی الجاھلیۃ یتزوج العشرۃ فما دون ذلک فاحل اللہ جل ثناؤہ اربعا و عن الربیع فی ھذہ الآیۃ کان الرجل یتزوج العشرۃ فی الجاھلیۃ فما دون ذلک احل اللہ اربعا و صیر ھما الی الاربع ۔

ترجمہ۔ حضرت عکرمہ رض مثنیٰ و ثلاث و رباع کی یوں تفسیر فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں جب ایک آدمی چار پانچ چھ بلکہ دس تک عورتوں سے نکاح کر لیتا۔ اور اسی طرح دوسرا آدمی بھی کہنے لگتا کہ جب فلاں آدمی نے اتنی عورتیں نکاح میں جمع کر لی ہیں۔ تو مجھے کونسی چیز روک سکتی ہے۔ میں بھی اپنی پروردہ یتیمہ سے ہی نکاح کر لیتا ہوں۔ اور فلاں شخص کی طرح دس تک عورتیں اپنے نکاح میں جمع کر لیتا ہوں۔ پس خدا تعالےٰ نے صرف چار عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز رکھا۔ اور اس سے زائد جمع کرنا منع فرمایا۔

۲۔ حضرت سدی فرماتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ تم ایک سے چار تک عورتیں اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو

۳۔ حضرت قتادہ رض فرماتے ہیں:- کہ جاہلیت کے زمانہ میں بعض لوگ دس تک عورتیں نکاح میں جمع کر لیتے یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے کم تو خدا تعالےٰ نے اس آیت میں صرف چار تک جائز رکھا ؛

۴۔ حضرت ربیع سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے کہ چار سے زیادہ جائز نہیں

فتح الباری نے کیا معنے کئے

لغت عرب کے لحاظ سے الفاظ مثنےٰ وثلاث ورباع کی تشریح محدثین ونحویین نے یوں کی ہے۔ فتح الباری میں یوں ہے:۔

الظاھر منہ التخییر بین الاعداد المذکورۃ لان من قال جاء القوم مثنےٰ وثلاث ورباع اراد انھم جاؤا اثنین اثنین وثلثۃ ثلثۃ واربعۃ اربعۃ ولو اراد مجموع العدد المذکور لکان قولہ مثلا تسعا ارشد وابلغ کما فی قولہ تعالیٰ اولی اجنحۃ مثنےٰ وثلاث ورباع وھو ظاھر ان المراد بہ تنویع الاعداد لا ان لکل واحد من الملئکۃ مجموع العدد المذکور۔

ترجمہ۔ لفظ مثنےٰ وثلاث ورباع کے بدیہی اور اظہر من الشمس یہی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان تین عددوں میں سے اختیار دیدیا ہے۔ کہ جسکے جو مناسب حال ہو اختیار کرے۔ کیونکہ محاورہ عرب میں جو شخص یہ کہے کہ قوم مثنےٰ وثلاث ورباع آئی ہے۔ تو اس کہنے سے اسکی یہ مراد ہوتی ہے کہ تمام لوگ قوم کے دو دو۔ تین تین۔ چار چار ہو کر آئے ہیں۔ اور یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی خیال کرتا ہے۔ کہ نو نو ہو کر آئے ہیں۔ اور اگر بالفرض خدا تعالیٰ کا منشاء نو کی تعداد مقصود ہوتی۔ تو اسکے لئے مثلاً لفظ تسعہ کا براہ موزون اور بلیغ تھا۔ اسکو بیان فرماتا۔ لہذا اس سے دو دو تین تین چار چار عورتیں ہی مراد ہے۔ جیساکہ دوسری جگہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے مثنےٰ وثلاث ورباع پروں والے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ اور متفقہ بات ہے۔ کہ اس سے مراد یہی ہے کہ فرشتوں کی تین قسمیں باعتبار پروں کے ہیں۔ بعض کے پر دو دو۔ بعض کے تین بعض کے چار۔ نہ کہ ہر ایک فرشتہ کے کم سے کم نو نو پر ہیں

نحویین کی سند

شرح ملا جامی میں یوں آیا ہے

ثلث ومثلث ان فی معناھما تکرار دون لفظھما وکذا الحال فی احاد وموحد وثنا ومثنےٰ الی رباع ومربع بلا خلاف۔

ترجمہ۔ لفظ ثلاث ومثلث کے معنوں میں تکرار ہے۔ یعنے تین تین اسکے معنے ہیں۔ اور اسی طرح لفظ احاد وموحد اور ثناء ومثنےٰ تا رباع ومربع بلا اختلاف تکرار معنوی ہے۔ یعنے مثنےٰ وثلاث ورباع کے بلا اختلاف احدے کس متفق طور پر سب کے نزدیک یہی معنے ہیں کہ دو دو تین تین چار چار۔

بخاری کی شہادت

محدثین کے نزدیک بھی اس آیت (مثنےٰ وثلاث ورباع) کے یہی معنے ہیں۔ چنانچہ بخاری میں یوں آیا ہے۔

لا یتزوج (الرجل) اکثر من اربع لقولہ تعالیٰ مثنےٰ وثلاث ورباع۔

ترجمہ۔ کسی شخص کو چار سے زائد عورتیں نکاح میں رکھنی جائز نہیں ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ دو دو اور تین تین اور چار چار تک نکاح کرلو ؛

احادیث صحیحہ سے معنوں کی تائید

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس آیت کا یہی مفہوم سمجھا۔ اور اسی آیت کے ماتحت چار سے زائد عورتیں نکاح میں جمع رکھنا اپنے اصحاب کو منع فرمایا۔

حدیث اول۔ عن ابن عمر رض ان غیلان بن سلمۃ الثقفی رض اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاھلیۃ فاسلمن معہ فامر النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یتخیر منھن اربعا رواہ الترمذی وابن ماجہ واحمد والشافعی والدارقطنی والبیہقی وغیر ذلک۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جب غیلان ثقفی مسلمان ہوا۔ تو اس کی دس عورتیں تھیں۔ جو اسکے ساتھ ہی وہ بھی اسلام لے آئیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا کہ تو ان میں سے چار کو پسند کرکے رکھ لے۔ اور باقی چھ کو چھوڑ دے۔ چنانچہ اسنے ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو صحاح ستہ کی کتابوں کے علاوہ دوسروں نے بھی اپنے اپنے سنن میں بیان کیا ہے ؛

حدیث دوم۔ عن قیس بن الحارث قال اسلمت وکان تحتی ثمان نسوۃ فاتیت النبی صلعم فاخبرت فقال اختر منھن اربعا وخل سائرھن فعلت (رواہ ابن ابی شیبہ)

ترجمہ۔ قیس بن حارث کہتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میری آٹھ بیویاں تھیں۔ میں رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور عرض کی کہ میری آٹھ بیویاں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انمیں سے چار کو پسند کرکے رکھ لے۔ اور باقی چار کو چھوڑ دے۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ (یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے اپنے سنن میں بیان کی ہے۔

حدیث سوم۔ عن نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فسالت النبی ص فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا فعمدت الی اقدمھن صحبۃ عندی عاقر منذ ستین سنۃ ففارقتھا۔ (رواہ مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ نوفل بن معاویہ کہتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ بیویاں تھیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک بیوی ان میں سے جدا کردے۔ اور باقی چار کو اپنے نکاح میں رہنے دے۔ میں نے ان میں سے اس بیوی کے جدا کرنے کا ارادہ کیا۔ جو سب سے پہلے میرے نکاح میں قریباً ساٹھ برس تک میرے پاس ٹھہری ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے اس کو جدا کردیا۔ اور صرف چار کو ہی رکھا۔ غرض اس طرح کی بہت سی حدیثیں آتی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عورتوں پر اپنے صحابہ کرام کا تعامل کرکے ثابت کردیا کہ چار سے زیادہ بیویاں ایک ہی وقت میں کسی مسلم کو نکاح میں جمع کرنی جائز نہیں ؛

چار بیویوں پر اجماع امت

نیز اس مسئلہ پر اجماع امت مرحومہ کا بھی ہوگیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری میں یوں آتا ہے۔ اما حکم الترجمہ فبالاجماع لا اقول من لا یعتد بخلافہ من رافضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وغیرہ - ترجمہ - حکم ترجمہ کا (یعنے امام بخاری کا یہ کہنا کہ باب لایتزوج اکثر من اربع کہ چار سے زیادہ بیویاں نکاح میں نہ رکھے) اجماعی فیصلہ ہے - جسپر تمام امت کا اتفاق ہے - ہاں رافضی خارجی لوگ جو اس کے برخلاف نو یا اٹھارہ بیویاں جائز کہتے ہیں - تو ان کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی غیر معتبر رافضی خارجی کا قول اس اجماعی مسئلہ کے برخلاف ہے - اور شاید اسواسطے اس کا یہ خیال ہو - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں - اس کا جواب فتح الباری میں یوں آیا ہے

وبکونہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع بین تسع نسوۃ معارض بامرہ صلے اللہ علیہ وسلم للثقفی وغیرہ فدل علی خصوصیۃ صلے اللہ علیہ وسلم بذالک -

اگر معترض یہ کہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ایک ہی وقت میں نو تھیں - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ان حکموں کے برخلاف ہے - جو غیلان ثقفی وغیرہ ان اصحاب کو دیا تھا - جن کی چار سے زیادہ بیویاں تھیں کہ تم چار کو اپنے نکاح میں رکھو - اور باقی کو چھوڑ دو - اور یہ متفقہ مسئلہ ہے - کہ جو فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکے حکم کے برخلاف ہو وہ آپکی خصوصیات سے شمار کیا جاتا ہے - لہذا یہ نو بیویاں بھی آپ کی خصوصیات سے ہوئیں - انتہی

بالآخر رافضی کا یہ قول کہ مثنے وثلاث ورباع سے نو بیویاں ثابت ہوتی ہیں - مجھے بہت ہی تعجب میں ڈالتا ہے - کہ انکی عقل کو کیا ہو گیا - معلوم ہوتا ہے - کہ یہ سزا اسبات کی ہے - جو صحابہ کرام کو عزت کی نگاہ سے وہ نہیں دیکھتے - ورنہ ادنے اور معمولی عقل کا بچہ بھی اسبات کو سمجھ سکتا ہے - کہ اس آیت سے نو بیویوں کا استدلال کرنا بالکل خلاف عقل ونقل ہے - بلکہ خود رافضی کے اعتقاد کے بھی برخلاف ہے - اس طرح کہ جب واو مجموع کے لئے سمجھی جاوے - تو یہ معنے ہوئے کہ ہر ایک مسلم یا تو نو بیویاں رکھے اور یا صرف ایک - کیونکہ دو تین چار کا مجموعہ نو کا عدد جو مراد ہوا - تو اس صورت میں نہ دو بیویاں جائز ہوئیں نہ تین چار اور نہ پانچ چھ اور نہ ہی سات آٹھ - وھذا خلاف العقل والنقل

مجھے رافضیوں کے دلائل معلوم نہیں - اور نہ یہ مضمون کسی خاص فرقہ کے برخلاف سمجھ کر لکھا گیا ہے بلکہ صرف یہی ثابت کرنا تھا کہ قرآن شریف اور سنت وتعامل اصحابہ کرام اور اجماع امت مرحومہ سلف خلف واقوال ائمہ مجتہدین محدثین ونحویین ولغت ومحاورہ عرب کو ملحوظ رکھنے سے صرف چار تک بیویاں جائز ثابت ہوتی ہیں - سو الحمد للہ ہم نے وہ بیان کر دیا ہے - اس واسطے اسی پر ختم کرتا ہوں - ہاں اگر کوئی خاکسار کو اپنے دلائل سے تحریراً مطلع کریگا - تو پھر انشاء اللہ ان دلائل کا بوداپن بھی بیان کیا جاویگا -

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی وسلم علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ وخلفائہ اجمعین ؛

مدعی سست وگواہ چست

ذیل کا مضمون جناب ملک التجار سیٹھ عبدالہ الہ الدین صاحب نے ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر کے جواب میں تحکمہ فاروق میں طبع کرنے کو بھیجا ہے - کیا ایڈیٹر اہلحدیث کچھ معقولیت سے جواب دیگا - (ایڈیٹر)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۳۶ ہجری مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء ہماری نظروں سے گذرا - اسکے دیکھنے سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے چیلنج انعامی دس ہزار کے متعلق غور وتدبر سے کام نہیں لیا گیا ہے - جس کا ہم کو بہت ہی افسوس ہے - معلوم ہوتا ہے کہ جناب نے چیلنج پر سرسری نظر ڈالی ہے - جب ہی تو یہ لکھا ہے کہ

"حیدرآباد دکن سے ایک آواز آتی ہے جس کا مضمون ہے کہ ہم نے جو رسالہ (تائید مرزا میں) شایع کیا ہے - اسکے جواب پر ہم دس ہزار روپیہ انعام کا چیلنج دیتے ہیں - صـ ۱ کالم ۳ سطر ۱۰

اب ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے چیلنج میں یہ کہاں لکھا ہے - کہ جو ہمارے اس رسالہ کا جواب دے اس کو دس ہزار روپیہ ملینگے - اور اگر اس رسالہ میں اس طرح کی عبارت صریح کہیں ہے - تو پھر پیش کرنا جناب پر واجب ہے - جناب والا! ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ رسالہ محولہ کے صفحات ۳۳-۳۴ کے مطابق اگر کوئی شخص بصورت انکار حضرت مرزا صاحب (صلوٰۃ اللہ وسلامہ) کسی دوسرے صادق مدعی کو پیش کریں - تو اس کو دس ہزار روپیہ پیش کئے جا سکینگے - نہ کہ جناب کو - کیونکہ ہمیں تو صرف ایسے امام زمان ومجدد وقت کی ضرورت ہے - کہ جو حسب منہاج نبوی منجانب اللہ ہدایت خلق اللہ کے لئے بفرمان خداوندی مبعوث کیا گیا ہو - جیسے کہ ہماری نظروں میں حضرت میرزا صاحب مغفور ومبرور کی ذات والاصفات ہے نہ کہ جناب کے جواب کی ضرورت

ہم امید کرتے ہیں کہ حسب شرائط صفحات ۳۳-۳۴ رسالہ مذکورہ ایسے شخص کو پبلک کے سامنے آپ پیش کرینگے - جو زمانہ کے امام یا مجدد وقت ہونے کا مدعی ہو یا فی زمانہ کم از کم اس کا جانشین اور قائم مقام ہو کہ جس نے حسب اعلانات مشتہرہ رسالہ زیر بحث اپنے آپ کو تمام دنیا کے سامنے پیش کیا ہو - اور اپنی صداقت منوادی ہو -

اب جناب وکالت کی زیادہ تکلیف گوارا نفرماویں بلکہ اس مدعی کو پیش کر دیں تاکہ مدعی سست وگواہ چست والا نقشہ نہ ہو ؛

رہا روپیہ کا معاملہ تو اس کا بھی ہم نے اپنے چیلنج میں بخوبی فیصلہ کر دیا ہے - ملاحظہ ہو صـ ۳۴ - یقین ہے کہ ہمارے مدعا کو آپ خوب سمجھ گئے ہونگے - امید ہے کہ اپنے اخبار کے ناظرین کو مزید انتظار میں نہ رکھ کر اپنا جواب بھی اپنے اخبار میں جلد شایع فرماویں گے -

ہم نے اس کا مثنی بھی اخبارات الفضل - فاروق - پیسہ اخبار کو بھیج دیا ہے - فقط ۲۴ اگست ۱۹۱۸ء

عبداللہ الہ الدین - الہ الدین بلڈنگس - سکندرآباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از دفتر اخبار حق - ۲۶ - اگست ۱۹۱۸ء

مکرمی - تسلیم

مجھے یقین ہے کہ آپ کو علم ہوگا کہ اخبار حق کی اشاعت دن بدن ترقی کر رہی ہے - چار ہفتوں کے قلیل ایام میں حق کی اشاعت دس ہزار سے ترقی کر کے پینتیس ہزار تک جا پہنچی ہے - اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ بہت جلد حق کا ایک خاص نمبر جو تصاویر - کارٹونوں - نقشوں اور بہترین مضامین نظم و نثر سے مزین ہوگا ؛

ایک لاکھ کی تعداد

میں شایع کیا جائے - تمام اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اس کے لئے اپنے بہترین مضامین نثر اور نظمیں ارسال فرمائیں - نیز اشتہارات کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے اتنی بڑی اشاعت اور اسکی تقسیم ایک مشکل کام ہے اور ہر روز ایسے مواقع میسر نہیں آتے ؛

نیازمند :- عبدالعزیز جائنٹ سکرٹری

چار کی دعوت اور ایک یورپین لیڈی کو تبلیغ

ہمارے مکان کے پڑوس میں جو "کوکنی" قوم کا ایک شریف اور تعلیمیافتہ کنبہ رہتا ہے - انکی عورتوں نے عاجز کی اہلیہ کو چار کی دعوت دی تھی - جسمیں علاوہ دیگر عورتوں کے ایک معزز یورپین لیڈی بھی مدعو تھی - جب ان عورتوں نے اس لیڈی کو عاجز کی اہلیہ کے ساتھ انٹروڈیوس کرایا تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا - کہ آپ ان کے ساتھ انگریزی میں گفتگو کر سکتی ہیں - اس نے معمولی اور رسمی باتوں کے بعد یہ پوچھا کہ آپ یہاں کس مکان میں رہتی ہیں - انہوں نے احمدیہ ایسوسی ایشن کا پتہ بتایا - اسنے کہا کہ کیا اسجگہ جہاں بنگلہ ہو ہے - انہوں نے کہا کہ ہاں - پھر اس نے پوچھا بات کا بنگلہ ہے - انہوں نے کہا کہ مسیح موعود

کی آمد کا - اسنے گھبرا کر پوچھا کہ مسیح موعود کیا؟ انھوں نے کہا - مسیح اپنی دوسری آمد میں -

اور مختصر طور پر اسکو مسیح کی دوسری آمد سے مطلع کیا - اسنے کہا کہ میں خود آپ کے یہاں آؤنگی - اور مفصل حال سنونگی - مجھ کو بہت کم فرصت رہتی ہے - میں رجسٹرڈ پوسٹ آفس میں کام کرتی ہوں - فرصت کے روز ضرور آکر مفصل حال اور خبر سنونگی -

(خلیل احمد از بمبئی)

مختلف خبریں

۱ - خبر ہے کہ ۱۸ - جولائی سے لیکر اب تک اتحادیوں نے مغربی محاذ پر دشمن کے ایک لاکھ آدمی گرفتار کئے ہیں ؛

۲ - اسی طرح اس عرصہ میں اتحادیوں نے دشمن کی دو ہزار توپیں بھی چھین لی ہیں ؛

۳ - ۸ - اگست سے لیکر اب تک اتحادیوں نے مغربی محاذ پر دشمن کے ۴۷ ہزار قیدی اور ۶ سو توپیں حاصل کی ہیں -

۴ - الغرض مغربی محاذ پر دشمن نے اتنی زبردست زک اٹھائی ہے کہ اب اس کا سنبھلنا مشکل ہے

۵ - اتحادی سپاہ ہر طرف سے بڑھ رہی ہے - اور دشمن کی سپاہ نوک دم ہر جگہ پسپا ہو رہی ہے -

۶ - سائبیریا کے مقام ولاڈی لاسٹک کا تار ہے - کہ اسوری کے مقام پر اتحادیوں کی پیشقدمی شروع ہے -

۷ - بولشویک ۶ میل پسپا ہو گئے ہیں - اور امریکن و جاپانی فوجیں وہاں پہنچ رہی ہیں -

۸ - خبر ہے کہ آئرلینڈ میں ارادی بھرتی بڑی کامیاب ہو رہی ہے اور دو ہفتہ میں بہت لوگ بھرتی ہوئے ہیں -

۹ - مقتول زار روس کے بھائی نے اعلان شایع کیا ہے کہ میں روس میں از سر نو ضابطہ اور امن قائم کروں گا -

۱۰ - یہ اعلان بظاہر بولشویکوں کے خلاف جاری کیا گیا ہے - امید ہے کہ اس سے اتحادیوں کو مدد ملیگی -

۱۱ - جاپان کی خبر ہے کہ صوبوں میں چاول کی گرانی کی وجہ سے بلوے بدستور جاری ہیں -

۱۲ - یہ اغلب خیال کیا جاتا ہے کہ مجلس وزراء مستعفی ہو جائیگی

۱۳ - میکسیکو کی سرحدی فوج اور امریکن سپاہ میں باہمی آتشباری کا افسوسناک حادثہ ہوا -

۱۳ - بمبئی کا خاص اجلاس کانگریس ۲۹ - اگست کو ایک بجے شروع ہوا - دس ہزار آدمی شامل جلسہ تھے -

۱۴ - علیگڈھ کالج کے ٹاٹ اور ٹرسٹیوں کے جھگڑے کی وجہ سے کئی یورپین پروفیسر مستعفی ہو گئے ہیں -

۱۵ - دھولپور کے آریہ مندر کے متعلق سماجیوں نے جو پرزور ایجی ٹیشن کیا تھا - اس جھگڑے کا قطعی طور پر فیصلہ ہو گیا ہے ہون کنڈ شدھ ہو کر مقفل رہیگا - اور مندر کے لئے علیحدہ جگہ دیجائیگی ؛

۱۶ - اب لالہ منشی رام عرف سوامی شردھانند نے دھولپور سے ایک نئے جھگڑے کی اطلاع دی ہے -

۱۷ - اس اطلاع کا یہ مطلب ہے کہ چمڑے چمار اور مسلمانوں نے آریوں پر اینٹ پتھر برسائے - سوامی شردھانند کا بیان ہے کہ اینٹ پتھروں کی بارش سے تمام آریے زخمی ہو گئے - مزید براں لالہ منشی رام کے سر پر بھی ایک پتھر سے چوٹ آئی ہے - اور خون نکلا ہے -

۱۸ - قسطنطنیہ کی ایک خبر براستہ ایمسٹرڈم پایہ تخت ہالینڈ مظہر ہے کہ شاہ حجاز شریف مکہ کا انتقال ہو گیا ہے -

۱۹ - ماہ جولائی میں پنجاب سے ۱۹۴۸۰ رنگروٹ بھرتی ہوئے - جنمیں ۱۶۰۰۷ جنگجو تھے اور ۲۴۷۳ غیر جنگجو +

۲۰ - یہ خبر دلچسپی و اطمینان سے پڑھی جائیگی کہ ہندوستان کے قرضہ جنگ کی رقم تیس کروڑ روپیہ اور بڑھ گئی ہے - امید ہے کہ جلد تر یہ رقم ۴۰ کروڑ تک جا پہنچیگی -

حضور نظام حیدرآباد نے اپنی ریاست کے علاقہ جات میں کرنسی نوٹ جاری کئے ہیں - اب تک ریاست مذکور میں ۱۲ لاکھ کے کرنسی نوٹ جاری ہو چکے ہیں - کل ۵۰ لاکھ کے جاری ہونگے -

۱۹ - خبر ہے کہ میاں عبدالعزیز منیجر پیسہ اخبار اپنے بھائی مولوی محبوب عالم سے جدا ہو گئے ہیں - اب کارخانہ پیسہ اخبار سے میاں عبدالعزیز کو کوئی تعلق نہ ہوگا وہ علیحدہ کاروبار کرینگے -

(باہتمام شیخ الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر منار الاسلام پریس قادیان چھپا سلمہم قاسم علی پبلشر نے شایع کیا)